فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۴ ۵۲

خطبہ نمبر ۶

ربوہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل

یومیہ پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۵ تبلیغ ۱۳۴۷ھش ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۲۵ فروری ۱۹۶۸ء	نمبر ۴۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسمانی سلسلہ کی طرح روحانی سلسلہ میں بھی ایک فلسفہ موجود ہے

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس فلسفہ پر غور کرتے اور سوچتے ہیں

"میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدائے تعالےٰ سے سچّا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند نہ ہو کہ نہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے رب کے رب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔ عصمتِ انبیاء کا یہی راز ہے۔ یعنی نبی کیوں معصوم ہوتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب ہے کہ وہ استغراقِ محبتِ الٰہی کے باعث معصوم ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب ان قوموں کو دیکھتا ہوں جو شرک میں مبتلا ہیں۔ جیسے ہندو جو قسم قسم کے اصنام کی پرستش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے عورت اور مرد کے اعضائے مخصوصہ تک کی پرستش بھی جائز کر رکھی ہے اور ایسا ہی وہ لوگ جو ایک انسانی لاش یعنی یسوع مسیح کی پرستش کرتے ہیں اس قسم کے لوگ مختلف صورتوں سے حصولِ نجات یا مکتی کے قائل ہیں۔ مثلاً اول الذکر یعنی ہندو گنگا اشنان اور تیرتھ یاترا اور ایسے ایسے کفاروں سے گناہ سے موکش چاہتے ہیں اور مسیحی پرست مسیح کے خون کو اپنے گناہوں کا فدیہ قرار دیتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک نفسِ گنہ موجود ہے وہ بیرونی صفائی اور خارجی معتقدات سے راحت یا اطمینان کا ذریعہ کیونکر پا سکتے ہیں جب تک اندرکی صفائی اور باطنی تطہیر نہیں ہوتی ناممکن ہے کہ انسان سچی پاکیزگی اور طہارت جو انسان کو نجات سے ملتی ہے پا سکے۔ ہاں اس سے ایک سبق لو۔ جس طرح پر دیکھو بدن کی میل اور بدبو بدوں صفائی کے دور نہیں ہو سکتی اور جسم کو ان آنے والے خطرناک امراض سے بچا نہیں سکتی۔ اسی طرح پر روحانی کدورت اور میل جو دل پر ناپاکیوں اور قسم قسم کی بے باکیوں سے جم جاتی ہے دور نہیں ہو سکتی۔ جب تک توبہ کا مصفّا اور پاک پانی نہ دھو ڈالے جسمانی سلسلہ میں ایک فلسفہ جس طرح پر موجود ہے اسی طرح پر روحانی سلسلہ میں ایک فلسفہ رکھا ہوا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر غور کرتے اور سوچتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۵)

اخبار احمدیہ

۱۶۶

۔۵ ربوہ ۲۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔۵ ربوہ ۲۴ فروری۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے نجات کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام مسلمانوں کو ترغیب دلاتا ہے۔ کہ وہ نجات کے طالب ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کے مجاہدات بجا لائیں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ نجات کے حقیقی معنی اس خوشحالی کے ہیں جس کے نتیجہ میں دائمی خوشی اور مسرت انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ انسان طبعاً اور فطرۃً خوشحالی کا متمنی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ خوشحالی کیونکر میسر آ سکتی ہے؟ حضور نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ مادی ترقی اور سیاسی غلبہ و استیلاء خوشحالی پر دلالت نہیں کرتا۔ بتایا کہ قرآن کہتا ہے کہ حقیقی خوشحالی جس کے نتیجہ میں دائمی خوشیاں میسر آتی ہیں معرفتِ الٰہی میں مضمر ہے۔ اور معرفتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہے۔ اس کے بعد حضور نے تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ معرفتِ الٰہی کے نتیجہ میں انسان کو گناہوں سے محفوظ ہو کر نیکیاں بجا لانے اور ان میں سبقت لے جانے کی توفیق ملتی ہے۔ اور اسے سچی خوشحالی نصیب ہوتی چلی جاتی ہے۔

۔۵ ربوہ ۲۴ فروری۔ کل مسجد مبارک میں بعد نماز جمعہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے، مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۔۵ کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب کی صحت کے متعلق کوئٹہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے گردہ پتھریاں بغیر اپریشن کے خارج ہو گئی ہیں۔ اب صرف تین پتھریاں باقی رہ گئی ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے حضرت مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر

جلسہ میں شامل ہونیوالے احباب کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں

فرمودہ ۱۱ر جنوری ۱۹۶۸ء

مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۶۸ء جماعت احمدیہ کے چھترویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ایمان افروز تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار۔ محمد صادق سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اے میرے عزیزو! میرے پیارو اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور بے شمار رحمتیں تم پر ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری ہی دعائیں تمہارے حق میں قبول ہوں خصوصاً اس جلسہ میں شامل ہونے والوں یا شمولیت کی نیت رکھنے والوں کے حق میں

حضور علیہ السلام کی یہ دعائیں

کہ:- "ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے یو ان کا خلیفہ ہو۔"

"اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء!! اے رحیم و مشکل کشا!! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ دعائیں فرمائی ہیں، جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے یا پھر آپ کے لئے دوسرے مقامات پر بہت سی دعائیں کی ہیں۔ ان کا وارث بننے کے لئے ہم پر بھی بہت سی ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں خصوصاً جلسہ کے ان ایام میں

اوّل یہ کہ ہم جو خود کو اس موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ بتایا کہ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔

ہمارے اوقات دعاؤں سے معمور رہیں

کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ہر وہ لحظہ جو خدا کی بھول اور اس سے غفلت میں صرف ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے اور ہر وہ منٹ ہماری زندگی کا جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے معمور ہو وہی وہ وقت ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ضائع نہیں ہوا بلکہ صحیح مصرف پر اس کا خرچ ہوا۔ پس ان ایام میں خصوصاً اور ساری ہی زندگی میں عموماً اپنے اوقات کو دعاؤں سے معمور رکھیں۔ دعاؤں میں اپنے نفسوں کو، اپنی عاقبت کو اپنے بچوں کو، اپنے خاندان کو، اپنے ہمسایہ کو، اپنے ہم وطنوں کو، دنیا کے سب مکینوں کو یاد رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس وطن کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کرتا چلا جائے۔ اور ہمارے اس ملک کے استحکام کو غلبۂ اسلام میں ممد بنائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ہموطنوں کے سینوں کو قرآن کریم کے حقیقی انوار قبول کرنے کے لئے تیار کر دے اور ان کی بصارت کو تیز کر دے اور ان پر یہ حقیقت آشکار کرے کہ غلبۂ اسلام کے لئے جو مہم آسمانوں سے جاری کی گئی ہے وہ اس میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک بن جائیں

ایک اور بات میں اس وقت کہنا چاہتا ہوں۔ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں بھی میں نے اس کا ذکر کیا تھا۔ جلسہ سالانہ پر ہزارہا دوست تشریف لاتے ہیں۔

اور قریباً پچاس ساٹھ ہزار نفوس کے کھانے کا جماعتی انتظام کیا جاتا ہے جس کے لئے تین لنگر مختلف جگہوں پر جاری ہیں اور روٹی کے انتظام کے لئے کم و بیش پونے دو صد تنور کام کرتے ہیں اور ٹھیکیدار نے ٹھیکہ فی تنور ایک ہزار روٹی کا لیا ہوتا ہے لیکن تعداد کے بڑھ جانے کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے ہمیں یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے کہ جس قدر ہماری ضرورت ہوتی ہے (روٹی کے متعلق) وہ ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ کئی سال سے یہ تجویز زیرِ غور رہی ہے کہ نان پکانے کی مشینیں منگوالی جائیں تا کہ اس تکلیف اور پریشانی سے نجات حاصل کی جائے اور مہمانوں کو بھی زیادہ سے زیادہ آرام پہنچایا جاسکے۔ لیکن جلسہ کی ضرورت کے لئے جتنی بڑی مشین کی ضرورت ہے جلسہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کا تخیل بھی وہ ملک نہیں کرسکتے جہاں یہ مشینیں بنتی ہیں۔ کئی سال ہوئے میں نے اپنی ضرورت جرمنی کی ایک فرم کو لکھی تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹائپ کی غلطی کی وجہ سے اتنی تعداد لکھ دی گئی ہے دراصل آپ کو اس کے دسویں حصہ کی ضرورت ہے اور اس کا ہم حساب کرکے بھیج رہے ہیں آپ کو۔ ان کے خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ پچاس ساٹھ ہزار مہمانوں کو ایک وقت میں کھانا کھلایا جاسکتا ہے۔ اتنے بڑے پیمانہ پر مہمان نوازی کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ مشینیں بنانے کی عقل انسان کو دی ہے اور دراصل وہ ہمارے لئے ہی بنی ہیں۔ جب تک ہمیں وہ نہیں ملتیں تو آپ کے خانے میں یہ بھی لکھا جائے گا کہ ان کے لئے ایک چیز بنائی گئی تھی لیکن وہ اس کے فائدہ سے محروم رہے اور نامعلوم قربانی دیتے رہے اور دے رہے ہیں۔ اس لئے اس کا ثواب بھی انہیں ملے۔

اب ہوا یہ کہ رات کو لنگر نمبر ۱ جس کی کل شام کی کھانے والوں کی تعداد سترہ ہزار تھی اور جہاں کم از کم چونتیس ہزار روٹی تیار ہونی چاہیئے تھی (ہمارے اصول کے مطابق تو اکاون ہزار روٹی تیار ہونی چاہیئے تھی) صبح کی نماز سے معاً قبل افسر صاحب جلسہ سالانہ میرے پاس آئے اور انہوں نے اس لنگر کے متعلق بتایا کہ

نان بائی تعاون نہیں کر رہے

اور روٹی پکانے سے انکار کر رہے ہیں۔ اس وقت تک صرف پانچ ہزار روٹی تیار ہے۔ کم از کم چونتیس ہزار روٹی اگر دو گھنٹے کا بھی حساب لگایا جائے تیار ہونی چاہیئے تھی خیر۔ اس وقت بعد نماز فجر میں نے دوستوں سے خطاب کیا تھا۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ الٰہی تصرف ہوتا ہے۔ جب میں معائنہ پر گیا اور لنگر ۱ میں پہنچا اور تنوروں کی طرف میں گیا تو سامنے سے جو جھونکا آیا (جس کا اس مادی دنیا سے تعلق نہیں تھا) اس سے میری طبیعت پر یہ اثر پیدا ہوا کہ نان بائیوں کا خانہ خالی ہے۔ چنانچہ اس اثر کے ماتحت پرسوں جب میرے پاس یہ رپورٹ پہنچی کہ کھانا زیادہ اور مہمان کم ہیں تو میں نے اس کے اوپر مختصراً یہ فقرہ لکھا "کل کی فکر کریں" منتظمین اور ہمارے دفتر کے عملہ کو اس کی سمجھ ہی نہیں آئی۔ کل شام کو مغرب سے قبل انہوں نے مجھے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور رقعے پر آپ نے یہ لفظ لکھ دیئے ہیں کہ "کل کی فکر کریں" یہ تو رپورٹ ہے۔ اور رپورٹ میں یہ ہے کہ فکر کی کوئی بات نہیں کھانا زیادہ ہے اور مہمان کم ہیں۔ میں نے انہیں کہا۔ نہیں میں نے اس رقعہ پر ہی لکھا ہے۔ اور کوئی دو گھنٹے کے بعد انہوں نے رپورٹ کی کہ رات کو بھی کافی تکلیف ہوئی۔

تاہم کچھ نہ کچھ گزارہ ہوگیا

لیکن آج صبح تو بالکل ہی روٹی نہیں تھی یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ جہاں اکاون ہزار روٹی کی ضرورت ہو اور تیار ہو صرف پانچ ہزار نماز کے وقت۔ بڑے فکر کی بات تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہزار ذرائع سے جماعت کو فکروں سے محفوظ کر لیتا ہے۔ مثلاً اگر وہ بشاشت سے بھوکے رہنے کے لئے تیار ہو جائیں تو جماعتی فکر دور ہو جاتی ہے (لیکن منتظمین کی فکر تو اپنی جگہ قائم ہے کہ جو ذمہ داری ان پر عائد کی گئی تھی کہ وقت پر مہمانوں کے لئے کھانا تیار کریں۔ خواہ کسی وجہ سے ہو وہ اپنی ذمہ داری کو نباہ نہیں سکے)۔

جہاں تک جماعت کا تعلق ہے

یا میری ذات کا تعلق ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ ہم جو ایک ہی وجود ہیں۔ ہمارا تعلق ہے ایسے وقتوں میں ہمیں گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی میری طبیعت میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ جو دل میرے سینہ میں دھڑک رہا ہے وہی دل میرے ہر بھائی کے سینہ میں دھڑک رہا ہے۔ اور اسی لئے یورپ کے دورہ کے دوران جب ایک سوال مجھ پر یہ کیا گیا کہ آپ کا جماعت میں مقام کیا ہے تو میں نے سوال کرنے والے پادریوں کو یہ جواب دیا تھا کہ تمہارا سوال درست نہیں ہے اس لئے کہ میرے نزدیک میں اور یہ جماعت ایک ہی وجود کا نام ہے۔ تو جب ہم ایک ہی وجود ہیں تو اس جماعت میں میرا مقام کیا ہے؟ یہ سوال درست نہیں ہے۔

مجھے تو نہ صرف یہ کہ گھبراہٹ نہیں ہوئی بلکہ بہت سی سوچیں آئیں اور خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں بھی ہماری تربیت کرنا چاہتا ہے۔

۱۶۸ ہم یہاں کسی دنیوی غرض کے لئے نہیں آئے

خدا تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کو اس لئے مبعوث کیا کہ وہ تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرے ہمیں اس نے توفیق عطا کی کہ ہم اس پاک وجود کو پہچانیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر سال اس جلسہ میں ہر قسم کی تکالیف (ظاہری اور مادی) کو برداشت کرتے ہوئے شامل ہو جاتے ہیں اور کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ہمیں اگر اللہ تعالیٰ اس امتحان میں ڈالنا چاہے کہ ہم تین دن بھوکے رہ کر پوری متانت اور وقار کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کریں تو خدا شاہد ہے اور اسی پر ہمارا توکل ہے کہ ہم بشاشت کے ساتھ ایسا کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ اس قسم کے شدید ابتلاء میں اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں ڈالے گا۔ تھوڑے کھانے پر بھی ہم خوش ہیں۔ نہ کھانے پر بھی ہم راضی ہیں۔ اور جب ہمیں وہ کہتا ہے عید کے دن کہ خوب پیٹ بھر کر کھاؤ تو اس وقت بھی ہم اس کی خاطر کھا رہے ہوتے ہیں اپنے نفسوں کے لئے نہیں۔ اس کھانے میں بھی ہم اپنے اللہ کی رضاء کو ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں اپنا کچھ نہیں چاہیئے کیونکہ ہم حقیقی احمدی ہیں۔

تو اگر یہ ابتلاء ابھی کچھ اور رہے یعنی ہمیں پورا کھانا نہ مل سکے تو جو بھی اس ابتلاء کے پیچھے ہے وہ بہرحال کوئی شیطانی طاقت ہے۔ وسوسے ڈالنے یا کسی اور رنگ میں واللہ اعلم۔ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بہرحال وہ فرشتوں کی تحریک نہیں وہ طاغوتی تحریک ہے۔ اور ہم اس تحریک سے شکست نہیں کھا سکتے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ جلسہ منتشر ہو جائے۔ ہم کسی صورت میں بھی اسے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں کہ جلسہ کی کارروائی پر کوئی اثر دور کا بھی پڑے اور

ہم اپنے رب سے یہ امید رکھتے ہیں

کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے گا کہ ہم خلوصِ نیت کے ساتھ ان تمام برکات کو اس جلسہ میں شامل ہو کے حاصل کریں جن برکات کے دروازے اس موقع پر اس نے ہمارے لئے کھولے ہیں۔ اسی پر ہمارا توکل اور بھروسہ ہے۔

میری یہ دعا ہے

کہ اللہ کرے کہ تم پاک دل اور مطہر نفس بن جاؤ اور نفسِ امارہ کے سب گند اور پلیدیاں تم سے دور ہو جائیں۔ تکبر اور خود بینی اور خود نمائی اور خود ستائی کا شیطان تمہارے دل اور تمہارے سینہ کو چھوڑ کر بھاگ جائے۔ اور تذلل اور فروتنی اور انکسار اور بے نفسی کے نقوش تمہارے اس سینہ کو اپنے رب کے استقبال کے لئے سجائیں اور پھر میرا اللہ اس میں نزول فرمائے۔ اور اسے تمام برکتوں سے بھر دے اور تمہارے دل اور تمہاری روح کو ہر نور سے منور کر دے اور خدا کرے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور غمخواری کا چشمہ تمہارے اس سینہ صافی سے پھوٹے اور ایک دنیا تمہاری بے نفس خدمت سے فائدہ اٹھائے۔

خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو اور تمہاری روح ہمیشہ

اللہ ربّ العالمین کے آستانہ پر گری رہے۔ اور اللہ، اس کی رضاء اور اسکے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدّم ہو جائے۔

تم خدا کی وہ جماعت ہو جسے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس مہم کو کامیاب انجام تک پہنچانے کی راہ میں تمہیں ہزار دُکھ اور اذیتیں سہنی ہوں گی اور ہر قسم کے ابتلاء اور آزمائشوں میں تم کو ڈالا جائے گا۔

دُعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو اور ہر آزمائش کے وقت ربِّ کریم سے ثباتِ قدم کی تم توفیق پاؤ۔ بس اسی کے ہو جاؤ۔ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کر دے اور پیارے بچّے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الفاظ میں تمہیں کہتا ہوں کہ "اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور تمہاری گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے ..... پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جُھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کے منشاء کے مطابق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قومِ برگزیدہ ہو جاؤ گے .....

تمہیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دُنیا کو توجّہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔" (الوصیّت)

خدا کرے کہ آسمان کے فرشتے تمہیں یہ مژدہ سُنائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عاجزانہ دُعاؤں کو سُنا اور تمہاری حقیر کوششوں کو قبول کیا۔ اور اپنے قرب اور اپنی رضاء کی جنّتوں کے دروازے تمہارے لئے کھول دئے ہیں۔ پس آؤ اور اللہ تعالیٰ کی جنّتوں میں داخل ہو جاؤ۔

رب العلمین نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کو اس زمانہ کا حصن حصین بنایا ہے۔ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے آج اسی کی جان محفوظ ہے جو اس قلعہ میں پناہ لیتا ہے۔ اللہ کرے کہ تم بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ اختیار کر کے اور کجی کو چھوڑ کے راستی پر قدم مار کر اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو کر اپنے ربِّ عظیم کے بندۂ مطیع بن کر اس حصن حصین اس مضبوط روحانی قلعہ کی چار دیواری میں پناہ اور امان پاؤ۔

خدا کرے کہ تمہارے نفس کی دوزخ کلّی طور پر ٹھنڈی ہو جائے اور اس لعنتی زندگی سے تم بچائے جاؤ جس کا تمام ہم و غم محض دُنیا کے لئے ہوتا ہے۔ تم اور تمہاری نسلیں شرک اور دہریت کے زہریلے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ خدائے واحد و یگانہ کی رُوح تم میں سکونت کرے اور اس کی رضاء کی خاص تجلّی تم پر جلوہ گر ہو۔ پرانی انسانیت پر ایک موت وارد ہو کر ایک نئی اور پاک زیست تمہیں عطا ہو۔ اور لیلۃ القدر کا حسین جلوہ اسی عالم میں بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان تمہارے لئے پیدا کرے۔

اے ہمارے رب! تُو ہمیں مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے انصار میں سے بنا۔ اور اس قیامت خیز ہلاکت اور عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ جس سے تُو نے ان لوگوں کو ڈرایا ہے جو اپنا تعلق تجھ سے توڑ چکے ہیں۔ جو تجھ سے دُور ہو چکے ہیں۔ جو تجھے بھُول چکے ہیں۔ پس اپنی طرف تبتّل اور انقطاع اور رجوع کی توفیق ہمیں بخش اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔

اے ہمارے رب! اے ہمارے رحمان خدا! ہمارے ان بھائیوں کو جو قرآنِ عظیم کی اشاعت کے لئے دُنیا کے ملک ملک اور کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اپنی رحمتوں سے نواز، ان کے ایثار اور ان کے تقویٰ میں برکت ڈال۔ ان کی قلموں کو تاثیر دے، ان کی زبانوں پر انوار نازل کر اور ان کی سعی اور کوشش کو دجّال کے ہر دجل اور دہریت کے ہر شر سے محفوظ رکھ۔ اور اے ہمارے اللہ! ہمارے پیارے رب! تو ایسا کر کہ تیرے یہ کمزور اور بے مایہ بندے تیرے لئے بنی نوع کے دل جیت لیں اور تیرے قدموں میں انہیں لا ڈالیں۔ ایسا کر کہ تا ابد دُنیا کے ہر گھر اور ان گھروں میں بسنے والے ہر دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا اور دُنیا کی ہر زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا رہے۔ آمین یارب العلمین۔

اَب مَیں دُعا کرواؤں گا آپ بھی دُعا میں شامل ہوں۔ آج سب سے اہم دعا جو ہم اپنے رب سے کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ دُنیا کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے۔ دنیا تباہی کے گڑھے کے کنارے کھڑی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کہاں کھڑی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بصیرت اور بصارت عطا کرے۔ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں اور اس کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو۔ وہ اپنے کئے پر نادم ہوں اور اپنے رب کی طرف وہ رجوع کریں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو دُنیا کے لئے ایک محسنِ اعظم ہیں آپ کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع ہو جائیں اور نارِ جہنم سے محفوظ کر لئے جائیں۔ خاص طور پر یہ دعائیں کریں۔ آپ سمجھ نہیں سکتے کہ دنیا اس وقت کس قدر نازک دَور سے گزر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے +

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
"الفضل"
خود خرید کر پڑھے۔

ایلنگ (انگلستان) میں ایک مجلسِ مذاکرہ

اسلام کی زبردست فتح

179

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام مسجد لنڈن)

عیدالفطر سے چند روز قبل بھائی سینٹر آف ایلنگ (Ealing) کی طرف سے یہ پیغام موصول ہوا کہ ایلنگ ٹاؤن ہال میں ایک مجلسِ مذاکرہ منعقد ہو رہی ہے جس میں تمام مذاہب کے نمائندگان اس موضوع پر اپنی مذہبی تعلیم پیش کریں گے :-

"The Freedom of Worship in religion"

کہ ہمارے مذہب میں عبادت بجا لانے کی مکمل آزادی ہے اسلام کی طرف سے اس موضوع پر خیال آرائی کے لئے لنڈن مشن کو دعوت دی گئی اور ہم سے یہ استفسار کیا گیا کہ کیا لنڈن مشن اس میں شمولیت کا ارادہ رکھتا ہے ؟

اس پیشکش کو مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے فوراً قبول کر لیا اور مؤرخہ ۱۳ جنوری بروز ہفتہ ایلنگ ٹاؤن ہال میں تشریف لے گئے۔ اس روز اسلام کے علاوہ یہودی - عیسائی - بدھ - ہندو - بہائی اور زرتشتی منادوں نے اس بحث میں حصہ لیا۔ تمام مقررین نے آٹھ آٹھ منٹ کے لئے اپنے اپنے مذہب میں عبادت کرنے سے متعلق آزادی کا ذکر کیا۔

عیسائی منادنے اپنی تقریر کا آغاز اس فقرے سے کیا کہ ہمارے مذہب میں ایسی آزادی ہرگز موجود نہیں۔ اگر یہ آزادی ہوتی تو کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ایک دوسرے کا گلا کیوں گھونٹتے۔

ہندو مذہب جس میں براہمن اور شودر کے مقام میں زمین آسمان کا فرق ہے بھلا اس موضوع کے متعلق کیا کہہ سکتا تھا۔

یہودی - بدھ اور بہائی منادوں نے اپنے دلائل کو اس حد تک ہی رکھا کہ ہمارے مذاہب اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ سب سے محبت اور شفقت کا سلوک کیا جائے۔

محترم امام صاحب نے فرمایا کہ باقی مذاہب تو اس بات کی تعلیم دیتے ہوں گے کہ آپس میں محبت و شفقت کا سلوک کیا جائے اور عبادت بجالانے میں آزادی دی جائے لیکن اسلام جہاں اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ مذہبی عبادات بجا لانے میں مسلمانوں کو آزادی حاصل ہے وہاں ساتھ ہی اس بات کی تلقین بھی کرتا ہے کہ غیروں کی مذہبی آزادی کی حفاظت بھی کی جائے۔

آپ نے فرمایا کہ فتح یروشلم کے موقع پر حضرت عمرؓ جب ایک فاتح جرنیل کے طور پر اس تاریخی شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے سب سے پہلے یہ خطبہ دیا کہ گو آج اسلام کا پرچم اس ملک میں لہرا رہا ہے لیکن ہر یہودی اور عیسائی کو اس بات کی کامل آزادی حاصل ہو گی کہ وہ اپنے اپنے طریق کے مطابق عبادات بجا لائیں۔ ان کے گرجوں اور کلیساؤں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے گا۔

آپ نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہدِ نبوت میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مسجدِ نبویؐ میں حاضر ہوا۔ ان کے دورانِ قیام میں ان کا مذہبی دن بھی آ گیا اور انہوں نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ باہر صحرا میں جا کر اپنی عبادت بجا لائیں۔ اس پر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں اسی ہماری مسجد میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کر لو۔

آپ نے فرمایا کہ یہ مثالیں محض ماضی کی بھولی بسری ہوئی داستانیں ہی نہیں ہیں۔ اس زمانہ میں اس کی یاد پھر تازہ کی گئی۔ مسجد فضل لنڈن کے افتتاح کے موقع پر ہمارے امام اور خلیفہ سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ میں اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں۔ جہاں ہماری جماعت کے لوگ اس میں عبادت کریں گے وہاں ہر مذہب و ملت کے پیروؤں کو بھی اس بات کی عام اجازت ہو گی کہ وہ جب چاہیں ہماری مسجد میں آ کر اپنے مذہب کے مطابق عبادت کر سکیں"۔

محترم بشیر احمد صاحب رفیق نے اس موقع پر حاضرین سے پھر کہا کہ میں اِس وقت امام مسجد لنڈن ہونے کی حیثیت سے آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ جب چاہیں ہمارے ہاں حاضر ہو کر مسجد کا احترام قائم رکھتے ہوئے عبادت کر سکتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس تقریر کا سامعین پر خاص اثر ہوا اور مسٹر آر۔ ڈی۔ ای نے جو اس وقت صدارت کر رہے تھے مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ اسلام کی طرف سے پیش کردہ خیالات کامل و اکمل ہیں اور یہی تقریر سب پر غالب رہی ہے۔ اس موقع پر انفرادی طور پر بھی ہمیں تبلیغ کا موقع ملا۔ تمام مقررین سے ملاقات کی گئی اور ان کے پتے حاصل کر کے انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی گئی۔ مقررین کے علاوہ دیگر انگریز دوستوں سے بھی ملاقات کی اور اسلام سے متعلق ان کے ساتھ گفتگو کی اور انہیں اپنا اور لنڈن مشن کا تعارف کرایا گیا۔

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہیدؓ کی یاد میں

ہے مرے سر پہ بارِ گراں دوستو
قرضِ ناخن نہیں قرضِ جاں دوستو

میری پلکیں سنائیں گی سب داستاں
نوکِ مژگاں ہے نوکِ زباں دوستو

کربلا اور کابل ہم آہنگ ہیں
آج ہونا ہے پھر امتحاں دوستو

سنگ ریزوں کی صورت میں بخشی گئی
عشق کو عظمتِ جاوداں دوستو

خوں میں رنگین پتھر کے ٹکڑے بنے
مقتلِ عشق کا ارمغاں دوستو

نام مینارِ عظمت پہ کندہ ہوا
یوں لہو سے لکھی داستاں دوستو

رودِ کابل کی بھی آنکھ نمناک ہے
تشنہ مارا گیا کیا جواں دوستو

عشق پر قید میں آزمائے گئے
عقل کے حربۂ بے اماں دوستو

کیسی کیسی نہ ترغیب دیتے رہے
جس سے ہل جائے کوہِ گراں دوستو

سرکشیدہ رہا شعلۂ جاں، مگر
استقامت رہی آستاں دوستو

کیسے مرعوب کر لیتا "بالاحصار"
اس کی آنکھوں میں تھا "قادیاں" دوستو

ہائے کس دل سے پتھر چلاتے رہے
ان کے سر پر بھی تھا آسماں دوستو

عظمتِ مرگ دیکھو کہ خود ہو گئے
آبدیدہ مسیحِ زماںؑ دوستو

زندگی عشق کی مظہرِ صدق تھی
مرگ مینارِ عظمت نشاں دوستو

وہ شہیدوں کے لشکر کا سالار تھا
اس کے پیچھے ہے وہ کارواں دوستو

جس کے سینے میں پوشیدہ قندیل سے
جگمگائے گا سارا جہاں دوستو

شاہد منصود

۳/۲/۷۰ لیاقت آباد - کراچی ۱۹

یادایام

ایک ناقابل فراموش واقعہ

اس دفعہ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور کی اجازت سے احباب مارشیش۔ الجزائر۔ فجی اور امریکہ کے نمائندگان نے حضور کی خدمت میں اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے۔ اس موقعہ پر ہر فرد جماعت نے ایک گہرا تاثر لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ ادا کیا کہ کس طرح یہ الٰہی جماعت دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی ہے اور اس جماعت کا اب اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اس قدر وسیع پھیلاؤ ہو چکا ہے کہ اس پر آفتاب عالمتاب چوبیس گھنٹوں میں کسی وقت بھی غروب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کی توفیق عطا فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ کس طرح ہزارہا میل کے فاصلے طے کر کے طیور ابابیلی مرکز احمدیت میں اپنے امام عالی مقام کے ارد گرد پروانوں کی طرح اکٹھے ہو گئے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اسی لمحہ خاکسار کا ذہن آج سے انتیس ۲۹ سال پیچھے چلا گیا اور اس واقعہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ جس کا ذکر ہدیہ قارئین کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ مئی ۱۹۳۹ء میں میں سرکاری ملازمت کے سلسلے میں حصار تبدیل ہوا۔ جہاں مشرقی پنجاب کے جنوبی اضلاع مثلاً حصار۔ گڑگاؤں۔ رہتک۔ کرنال میں خشک سالی کے باعث تاریخ کا سخت ترین چارے کا قحط پڑ گیا اور جانور بھوکوں مرنے لگے۔ چارے کی درآمد اور اس کے حسابات کا کام بے انتہا مصروفیت کا حامل تھا۔ چوبیس گھنٹوں میں بمشکل پانچ گھنٹوں کا وقت آرام کی خاطر نکالنا دوبھر ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے دماغوں سے یہ بات ہی محو ہو گئی کہ اتوار کا دن بھی کوئی تعطیل کا دن ہوتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم کی نظر فرمائی۔ بارانِ رحمت کا نزول ہوا اور شادابی کی صورت نکل آئی اور قحط کی شدت میں قدرے کمی واقع ہوئی۔ ان حالات کو دیکھ کر ہمارے دفتر کے حاکم اعلیٰ خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب مرحوم جو حکومت پنجاب کے فاؤنڈیڈ وائزر تھے نے ہمارے سٹاف کو چار دن کی رخصت دے کر آگرہ کی سیر کے لئے بھیج دیا۔ اس مقصد کے لئے ایک پوری بس کرائے پر لے لی گئی۔ اپریل ۱۹۴۰ء میں ہم اس سفر پر روانہ ہوئے۔ ہمارا پہلا مقام بلب گڑھ ہوا۔ تحصیل کی عمارت میں ہم نزیل ہوئے۔ میں اور برادرم فاضی محمود الحسن صاحب جو آجکل ساہیوال میں رہائش رکھتے ہیں اور اس وقت میرے ساتھ ہی سرکاری فرائض انجام دے رہے تھے دونوں بازار چلے گئے تاکہ دوپہر کے کھانے کے لئے ایک مرغی خرید لائیں بازار میں پھرتے پھراتے ایک تھڑے پر ہم نے ایک صاحب جو درزی کا کام کر رہے تھے سے دریافت کیا۔ کہ کیا کسی کے ہاں سے مرغی مل سکے گی وہ صاحب ہمیں ساتھ لے کر اپنے مکان پر آئے اور اندر سے مرغی لا کر ہمیں دکھائی میں نے قیمت پوچھی تو جواب میں فرمایا۔ کہ ایک روپیہ چار آنہ۔ میں نے عرض کیا۔ کہ کچھ کم کریں تو وہ میرے الفاظ سن کر گرجدار آواز میں بولے۔ ہم جھوٹ نہیں بولا کرتے ہم دنیا پر چھا جانے والے ہیں۔ اللہ اللہ ان الفاظ میں اس قدر جذبہ تھا۔ جس نے ہم دونوں کو محو حیرت کر دیا۔ اور ہم ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ لیکن خفیف سا اندازہ تو ضرور ہو گیا۔ کہ ہو نہ ہو یہ احمدی معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے ان سے وضاحت چاہی کہ دنیا پر چھا جانے کا مطلب کیا ہے۔ تو جواب میں فرمایا۔ کہ ہم لوگ احمدی ہیں۔ اور ہم جھوٹ بالکل نہیں بولا کرتے۔ اسی راست بازی کی بدولت اپنے امامؑ کی قیادت میں ہم نے ساری دنیا کو (روحانی لحاظ سے) مسخر کرنا ہے۔ ان الفاظ کا سننا تھا کہ ہماری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ ہم آگے بڑھ کر ان سے لپٹ گئے یہ کہتے ہوئے۔ کہ ہم بھی اسی شمع کے پروانے ہیں۔ وہ بے حد خوش ہوئے۔ ہمیں عزت و توقیر سے بٹھایا خاطر و مدارت کے لئے انہوں بہت منت و سماجت کی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمارا سفر بہت طویل ہے۔ ہم نے جلد روانہ ہونا ہے۔ بہرحال ان کے ساتھ چند لمحات گذارنے کے بعد اجازت چاہی باوجود ان کے مسلسل انکار کے ہم نے سوا روپیہ ان کے ہاتھ میں رکھ ہی دیا۔ ان صاحب کا نام تو یاد نہیں رہا۔ لیکن وہ خوشگوار یاد اب بھی ذہنوں میں محفوظ ہے۔ خدا معلوم وہ صاحب اب کہاں ہیں۔ انہی سے ہمیں مکرم حکیم انوار حسین صاحب مرحوم جو بلب گڑھ کی جماعت کے صدر تھے اور جن کے مطب کے تھڑے پر یہ صاحب سلائی کا کام کرتے تھے۔ کا علم ہوا۔ اور واپس آتے ہوئے حکیم صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ حکیم صاحب موصوف حال ہی میں خانیوال میں انتقال فرما گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

احباب کرام غور فرماویں۔ کہ ایک محنتی سادہ وجود۔ مالی وسائل کے لحاظ سے کمزور معمولی سلائی کا کام کرنے والا انسان کس طرح ایک ناقابل تردید یقین کامل سے پُر ہے کہ جماعت احمدیہ ضرور کامیاب ہو گی۔ آج ۲۹ سال کے بعد دنیا نے دیکھ لیا کہ باوجود طوفان و حوادث۔ مخالفتوں کی آندھیاں۔ ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دور پیش آنے کے جماعت احمدیہ کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی بے مثال قیادت میں جماعت کے سامنے جتنی رکاوٹیں آئیں ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہو کر رہ گئیں۔ آئندہ بھی اگر خدانخواستہ رکاوٹیں یا مخالفتیں پیش آئیں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اور اسی کی تائید و نصرت سے خس و خاشاک کی طرح بہ جائیں گی اور قافلہ احمدیت قدرتِ ثانیہ کے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی طفیل اور حضور کی رہنمائی اور تدبیر و تدبر سے صفحہ ہستی پر انشاء اللہ تعالیٰ رواں دواں رہے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اطاعت و قربانی کا جذبہ زیادہ سے زیادہ ہر فرد جماعت کے قلب میں کارفرما رہے۔ اور اتحاد و محبت قائم رہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ کا سفر اختیار کر کے جو امن کا پیغام دیا ہے اور انتباہ کیا ہے۔ کاش دنیا اس پر غور کرے کہ نجات اسی میں ہے کہ اسلام کی آغوش میں پناہ لی جائے۔ ورنہ تباہی مقدر ہے یہ انتباہ مجذوب کی بڑ نہیں اس میں حقیقت پنہاں ہے۔ جس طرح ۲۹ سال پہلے ایک غریب سپاہی کے منہ سے الفاظ نکلے ہوئے ہمارے سامنے ایک حقیقت بن کر آشکارا ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک دن آئے گا۔ جب دنیا والوں کے لئے کوئی چارہ باقی نہ رہے گا۔ سوائے اسکے کہ وہ احمدیت قبول کریں۔ کاش ہمارے پاکستانی بھائی بھی اس روز روشن کی صداقت کو تسلیم کریں۔ کہ اب نجات اسی میں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آئے ہوئے مشن پر ایمان لائیں۔ کیونکہ اسی میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت مضمر اور اسی میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری ہے۔ اللہ وہ وقت جلد لائے۔ جب ہم اپنی آنکھوں یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ دیکھیں۔ آمین

(خاکسار ملک عبد الحمید عارف گڑھی لاہور)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیدہ زیب اور ارزاں ایڈیشن

اسلامی اصول کی فلاسفی اور کشتی نوح

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سستے ایڈیشن کی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ جو پہلے تمام ایڈیشنوں سے لفظی صحت معیار طباعت اور خوبصورتی میں بہت بڑھ کر ہے۔ اس سلسلہ میں اسلامی اصول کی فلاسفی اور کشتی نوح اعلیٰ کاغذ پر بلاک پرنٹنگ کیساتھ شائع کر دی ہیں۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ یہ کتابیں زیادہ تعداد میں خریدیں اور مفید ہاتھوں میں پہنچائیں تا یہ کتابیں سٹاک میں نہ پڑی رہیں۔ اگر جماعتیں کم از کم ۱۰۰ کی تعداد میں اکٹھے نسخے خرید کریں گی۔ تو انہیں کمیشن کی رعایت دی جائیگی۔ یعنی اصل لاگت پر کتابیں مل جائیں گی۔

ھدیہ اسلامی اصول کی فلاسفی	۱۰۰ کاپیاں	۱۲۵/-	روپے
〃 〃 〃	ایک کاپی	۱/۵۰	〃
ھدیہ کشتی نوح	۱۰۰ کاپیاں	۶۲/-	روپے
〃 〃	ایک کاپی	۷۵/-	

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا

(ناظر اصلاح و ارشاد)

عملی نمونہ کا اثر

مکرم ملک محمد اعظم صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دو سال تک تحقیق کے بعد جنوری ۱۹۶۰ء میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق بخشی اور دوسرا بڑا فضل اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ۱۹۶۱ء میں ربوہ ہی میں لا بسایا۔ اسی وقت سے رشتہ داروں کو یہاں آنے کی دعوت دیتا رہا مگر ان کی بے رخی بڑھتی رہی یہاں تک کہ ایک دفعہ میرے پھوپھی زاد بھائی جو ملٹری میں ہیں ربوہ سے گزر کر ملتان جانے والے تھے انہیں ربوہ ٹھہرنے کی دعوت دی مگر جب بعد میں ان سے پوچھا آپ ربوہ کیوں نہیں اترے تو کہنے لگے کہ معلوم نہیں کس وقت ربوہ آیا۔ بس میں تو مجھے نظر ہی نہیں آیا۔ بعد میں کسی نے بتایا کہ انہوں جب ربوہ کا نام سنا تھا تو منہ بس کے اندر کر لیا تھا۔

آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۶۳ء میں آٹھ سات رشتہ داروں کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں لانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت سے کئی قریبی رشتہ دار ربوہ آتے ہیں اور کئی کئی دن قیام پذیر ہوتے ہیں اور وہ پھوپھی زاد بھائی بھی کئی مرتبہ آچکے ہیں اور وہ بڑے ہی متاثر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ربوہ کے بارے میں بہت غلط اور لایعنی قصے مشہور کئے گئے ہیں۔ وہ بڑے حیران ہیں کہ لوگوں نے کس قدر غلط خیالات کو ربوہ کی طرف منسوب کر رکھا ہے وہ کہنے لگے کہ اگر تم ربوہ آنے کی ہمیں دعوت نہ دیتے تو ساری عمر ہمارے دلوں میں ربوہ کے بارے میں غلط فہمیاں ہی رہتیں۔

پچھلے سال میرے ایک اور پھوپھی زاد بھائی میرے پاس تشریف لائے تو گول بازار کی ایک دکان پر اپنا بستر یہ کہہ کر رکھ آئے کہ ایک گھنٹہ تک آکر لے لوں گا۔ چند روز بعد وہ پھر میرے پاس ربوہ آئے تو اپنا بستر لاری اڈہ پر رکھ کر آگئے۔ مجھے گھر آکر کہنے لگے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں جہاں جاتا ہوں بستر اسی طرح چھوڑ آتا ہوں بلکہ میرا ۴۰۔۵۰ سال میں یہی پہلا موقعہ ہے کہ میں ربوہ کے لوگوں پر پورا یقین اور اعتماد رکھ کر اپنا سامان وغیرہ چھوڑ آتا ہوں ورنہ میں سارا پاکستان پھرا ہوا ہوں کبھی کسی ناواقف کے پاس سامان نہیں رکھا۔ یہ ان خیالات کی ایک ادنیٰ سی مثال ہے جو غیر احمدی ہمارے متعلق رکھتے ہیں۔

یہ تو ایک مثال ہے سینکڑوں ایسی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا عملی نمونہ ہی احمدیت کی بہترین تبلیغ ہے اور اس عملی نمونہ کا بہترین اظہار ہی لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کر سکتا ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہنے والوں پر اس ضمن میں بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ہر معاملہ میں بہترین اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ دراصل انسان کی پیدائش کا اصل مقصد اور صحیح غرض و غایت "لِیَعْبُدُوْنِ" ہی ہے اور جو بھی اللہ تعالیٰ کا عبد بن جائے اس کو دنیا کی ہوس رہتی ہی نہیں پھر آقا کا سب کچھ غلام کا ہی ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بھی ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جو اپنے مالک اور آقا کا سچا وفادار غلام بن کر اس کی خدمت بجا لاتا ہے آقا اس پر سب کچھ نچھاور کر دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تو سب سے اعلیٰ سب سے ارفع اور سب آقاؤں کا آقا ہے اس کے وعدے سچے اور اس کی محبت و الفت سچی ہے اگر اس سے حقیقی محبت، حقیقی وفاداری کی جائے اس کی حقیقی غلامی کو اپنایا جائے تو کون بے وقوف ہے جو خیال کر سکے کہ وہ ہمیں چھوڑ دے گا۔

اس زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی اشاعۃ ثانیہ کے لئے مبعوث ہوئے تو آپ نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا ؎

صدق سے میری طرف آؤ! اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

دنیا کی ہر قوم کے نیک فطرت لوگ اس عافیت کے حصار میں آجمع ہوئے اور انشاء اللہ آئندہ بھی جمع ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عافیت کے حصار میں وہ نیک فطرت دنیاوی الائشوں سے مبرا افراد جمع کئے جنہیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رعنائی یار

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

پس جب ہم نے یہ سبق سیکھا ہے تو ہمیں دنیا کی کیا حرص ہو سکتی ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ہمیں ہمیشہ بہترین نمونہ ادا بہترین اخلاص ظاہر کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

ہندو مذہب کا مختصر تعارف

ویدوں کا زمانہ ۱۵۰۰ ق م سے شروع ہوتا ہے ابتداء میں ہندوؤں کے عقائد اور تصورات بالکل سیدھے سادے تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ اس مذہب میں تبدیلیاں آتی گئیں حتیٰ کہ وہ زمانہ آیا کہ ایک مذہبی طبقہ نے اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے بے شمار تبدیلیاں کیں اور انہوں نے خاص کتب مدوّن کیں جو برہمنا کہلائیں۔

ہندو مذہب کو کسی خاص فرد کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے بانی کئی اشخاص ہیں جو مختلف زمانوں میں اپنے اپنے نظریات اس مذہب میں داخل کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے بنیادی امور پر بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ البتہ تناسخ اور حلول کا عقیدہ ایسا ہے جس میں تقریباً سب متفق ہیں۔ تناسخ کا عقیدہ یہ ہے کہ جب کوئی آدمی مرجاتا ہے تو اس کی وفات کے بعد اس کی روح دوسرے آدمیوں یا جانوروں وغیرہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے اس انجام سے کوئی بھی باہر نہیں۔ سب کو جانوروں درختوں کیڑوں مکوڑوں وغیرہ کی شکل اختیار کرنی پڑتی ہے۔

موجودہ ہندو مذہب پرانوں پر مبنی ہے۔ پران یہ قدیم مذہبی نوشتے ہیں اور ان میں عالم کی پیدائش کے متعلق مختلف افسانے بیان کئے گئے ہیں

ہندوؤں کے بڑے بڑے تین دیوتا ہیں برہما۔ وشنو اور شیوا۔ برہما کی عبادت کرنے والے تعداد میں نہ ہونے کے برابر ہیں اس دیوتا کے متعلق کہتے ہیں کہ اس نے دنیا (کائنات) کو پیدا کیا اور پیدا کرنے کے بعد وہ قطع تعلق کر کے طرف بیٹھ گیا اب اس کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہندوؤں کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو "شیو" کی عبادت کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو "وشنو" کی عبادت کرتے ہیں۔

"وشنو" دیوتا کی اہمیت زیادہ ہے کیونکہ یہ دیوتا اکثر کی بقاء اور حفاظت کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اور اس کی بیوی "لکشمی" دولت اور عیش و فراوانی کی نمائندہ ہے "وشنو" کو انسان عبادت، دعاؤں اور منتوں کی وجہ سے حرکت میں لایا جا سکتا ہے۔ اور مصیبت کے اوقات میں اسے مدد کے لئے بلایا جا سکتا ہے۔ اور یہ دیوتا ایسے موقعوں پر حلول کی صورت میں نزول کرتا ہے۔ کبھی کسی بڑے انسان کے جسم میں حلول کر جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ معجزہ دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ کبھی جانوروں اور پودوں مثلاً مچھلیوں، سنیڈکوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

"شیوا" دیوتا وشنو کی ضد ہے۔ اس کا کام پرانی شکلوں کو مٹانا اور نئی صورتیں پیدا کرنا ہے۔

یہ دیوتا تعمیر و تخریب کی قوتوں کا مالک ہے اور فطرت کی ساری کارروائیوں کا نگران ہے۔ وہ انسانوں کو امراض، وباؤں، زلزلوں اور طغیانیوں کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتارتا اور لاکھوں انسانوں کو پیدا کرتا ہے۔ اسی دیوتا کو خوش کرنے کے لئے ہندو بڑی بڑی ریاضتیں کرتے، نفس کشی کرتے اور رہبانیت اختیار کرتے ہیں۔ جو مندر اس کی طرف منسوب ہوتا ہے ان میں ہزاروں جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے

(رفیق احمد جہلمی)

ہماری جماعت کا اصل مقصد تزکیہ نفس ہے

ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اصل مقصد نہیں، تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۸ صفحہ)

معاصرین کی آراء

ہماری انتہائی بدقسمتی

ثقافت کے نام سے نئی پود کو فسق و فجور کا تحوگر بنایا جا رہا ہے اور اسلامی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ الحاد کا مہیب دیو مذہب کو ہڑپ کرنے کی فکر میں ہے۔ مختلف مذہبی مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے تمام مسلمانوں کا فرض تھا کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھتے اور ان عظیم فتنوں سے موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بچانے کی کوشش کرتے۔ اور گروہی تعصبات سے بالاتر رہ کر ایسی تدابیر عمل میں لاتے جس کے نتیجہ میں مسلمان ان فتنوں کے اثرات سے محفوظ ہو جاتے۔ لیکن یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہے کہ اس نازک دور میں بھی ملک کے اندر ایسے تنگ نظر واعظوں مقرروں اور محرروں کا ایک جم غفیر موجود ہے جو ایک دوسرے کی تنقیص و تذلیل میں مصروف ہے۔ انہوں نے فروعی مسائل میں افراط و تفریط کی راہ اختیار کر کے جنگ و جدل اور مشرک گری و کافر سازی کی مہم زور و شور سے جاری کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے کے اقوال کو محمل حسن پر اتارنے کی بجائے رائی کا پہاڑ اور بات کا بتنگڑ بنا کر اپنے تدین کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ یہ لوگ شجر اسلام پر کلہاڑا مارنے والوں کا ہاتھ تو پکڑتے نہیں اور نہ ان کو اس کی فکر ہے۔ البتہ اس شجر طیبہ کی شاخوں، ٹہنیوں اور پتوں کی حفاظت کے غم میں گھلے جا رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ سب سے پہلے جڑ کو حملہ آوروں کی زد سے بچانا چاہیئے۔ جڑ سلامت رہے گی تو اس کے توابع بھی محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر درخت کو بیخ سے اکھاڑ دیا گیا تو شاخیں اور پتیاں کب تک ہری بھری رہ سکیں گی۔

(نوائے وقت ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء)

قول بلا عمل

زبان سے نیکی اور پرہیزگاری کی دعوت اور عمل سے اس کی مخالفت ایسی خصلت ہے جس سے لوگ صرف "مدعیان حق" ہی سے بدظن نہیں ہوتے بلکہ نفس حق بھی ان کی نگاہوں میں مشتبہ بن جاتا ہے۔

اس "قول بلا عمل" سے ان کے قلوب اضطراب افکار پراگندگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ باتیں جتنی اچھی سنتے ہیں عمل اتنا ہی قبیح پاتے ہیں۔ قول و فعل کا تضاد دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ ان کی روحوں میں شعلہ اعتقاد کم خوردہ ہو جاتا ہے۔ اور نور ایمان افسردہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اہل دین کے ساتھ بد اعتقادی کی وجہ سے خود دین پر سے ان کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

بے عمل انسان کا کلام خواہ فصاحت و بلاغت کے سانچوں میں کیسا ہی ڈھلا ہوا کیوں نہ ہو جب وہ روح ایمان سے خالی دل سے نکلتا ہے تو وہ بے روح ہی رہتا ہے۔ الفاظ کا کوئی شکوہ بندش الفاظ کی کوئی چستی اور کلام کا کوئی ظاہری طمطراق اس "روح" کے فقدان کا مداوا نہیں بن سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان اسی وقت اپنی بات پر کامل یقین کا دعوے کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود اپنے قول کے سانچے میں ڈھل کر اس کا جیتا جاگتا عملی نمونہ بن جائے۔ تبھی دوسرے لوگ اعتماد بھی کرتے ہیں اور ایمان بھی لاتے ہیں۔ پہلے ایسے شخص کے الفاظ میں نہ شکوہ ہو نہ آہنگ۔ کیونکہ اس وقت الفاظ کی قوت و شوکت خلوص و حقیقت کا کرشمہ ہوتی ہے نہ کہ فسوں طرازی کلام کا۔ الفاظ کی دلکشی، صداقت کی عطا کردہ ہوتی ہے نہ ان کی ظاہری تراش خراش کی۔ چونکہ وہ ایسا دھڑکتے ہوئے دل سے نکلتے ہیں۔ اس لئے خود ان میں زندگی جلوہ گر ہوتی ہے۔

قول و عمل کے تضاد کے نقصانات اور ان کی مطابقت کے فوائد اور اس کی اہمیت کون نہیں جانتا۔ لیکن کتنے ہیں جن کا عمل ان کے قول کی واقعی تفسیر ہو۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بڑی ناہموار وادی ہے۔ اس وادی سے گزرنے کے لئے محنت کوشش اور جاں گسل کشمکش کی ہمت درکار ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس سے استعانت اور توفیق کی طلب کے بغیر اس وادی کا طے کرنا محال ہے۔ کیونکہ بسا اوقات زندگی کے نشیب و فراز اس کی ضروریات اور مجبوریاں انسان کو عمل کے میدان میں اس کے عقیدے سے بہت دور پہنچا دیتی ہیں۔ وہ جس حقیقت کا داعی اور علمبردار رہا ہے۔ عملی دنیا میں اس کی مخالفت کرنے پر مجبور ہو جایا کرتا ہے۔

(الیشیا ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء)

درس قرآن از مولانا احتشام الحق تھانوی

قال ربک میں کہ خطاب کا ہے اور مخاطب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں صاحب روح المعانی علامہ آلوسی بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز نے اس موقعہ پر ایک عجیب عارفانہ اور نادر نکتہ لکھا ہے کہ اس آیت میں آدم کو خلافت الٰہیہ کے اعزاز سے نوازے جانے کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اور باپ کے اعزاز سے پوری نسل اور ذریت کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر لفظ رب کو عمومی انداز میں واذ قال الرب کی صورت میں لانا چاہیئے تھا اور یا اضافت بھی بنی نوع انسان کی طرف ہونی چاہیئے تھی۔ یعنی واذ قال رب الناس کہنا چاہیئے تھا مگر یہاں کاف خطاب کی طرف اضافت کی گئی۔ جس سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے۔ علامہ آلوسی نے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تخصیص سے اس امر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ جسمانی اعتبار سے ابو البشر اور مرتبے کے اعتبار سے خلیفۃ اللہ ہیں۔ لیکن اس شرف اور فضیلت میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مقام بھی یہ ہے کہ حضور سید البشر بھی ہیں اور ابو الانبیاء اور خلیفۃ الخلفاء بھی ہیں۔ عارف باللہ حضرت ابن الفارض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس مضمون کو اپنے ایک عارفانہ شعر میں اس طرح پیش کیا ہے۔

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ ابْنَ اٰدَمَ صُوْرَۃً
فَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاَبُوَّتِیْ

یعنی حقیقت محمدیہ کی زبان سے کہا جا رہا ہوں کہ میں اگرچہ صورۃ اور جسمانی طور پر آدم کا بیٹا ہوں اور آدم میرے باپ ہیں۔ مگر میرا اپنی خصوصیات اور حقیقت کے اعتبار سے خود بھی انبیاء کرام اور کل بنی نوع انسان کا روحانی باپ ہونے کا درجہ رکھتا ہوں۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۳۰ جنوری ۱۹۶۸ء)

رعائتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔

	روپے	پیسے
۱۔ پارہ اول مترجم قرآن کریم		۵۰
۲۔ اسلامی اصول کی فلاسفی		۵۰
۳۔ کشتی نوح		۷۵
۴۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) ایڈیشن آرٹ پیپر	۱	۲۵
۵۔ قرآنی انوار سفید ولایتی کاغذ		۸۸
۶۔ تعمیر بیت اللہ تئیس عظیم الشان مقاصد (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)	۲	۰۰
۷۔ امن کا پیغام (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے عالیہ دورۂ انگلستان کی انگریزی تقریر کا اردو ترجمہ		۲۵
۸۔ الحجۃ البالغہ (وفات مسیح علیہ السلام) مصنفہ حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضؓ		۶۲
۹۔ چار تقریریں (متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مصنفہ حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضؓ	۲	۰۰
(۱۰) تبلیغ ہدایت مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ	۲	۲۵
۱۱۔ مقام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم	۱	۵۰
۱۲۔ شان مسیح موعود متعلق غیر مبایعین		۵۰
۱۳۔ حافظ کیمپوری کے دسیوں کا ازالہ		۵۰
۱۴۔ بشارات ربانیہ		۱۲
۱۵۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۱	۵۰
۱۶۔ " " " ۱۹۶۲ء	۲	۰۰
۱۷۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۱	۵۰
۱۸۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف		۵۰
۱۹۔ چالیس جواہر پارے اعلیٰ کاغذ	۱	۵۰
۲۰۔ چالیس جواہر پارے اخباری کاغذ	۱	۰۰

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دُعا

جن جماعتوں نے سال رواں کی تیسری سہ ماہی کے آخر تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کا تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے۔ یعنی سالانہ بجٹ میں سے کم از کم تین چوتھائی حصہ ادا کر دیا ہے اُن کے نام قبل ازیں دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے تھے۔ اُن جماعتوں کی فہرست نیچے درج ہے۔ تا احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکے بعد جن جماعتوں نے تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے ان کے نام بھی اب حضور کی خدمت میں پیش کر دئے گئے ہیں۔ ان جماعتوں کی قربانی قبول فرمائے اور دین و دنیا کی برکات سے نوازے۔ اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنی راہ میں قدم مارنے کی توفیق عطا فرماتا رہے دوسری جماعتیں جو ابھی تدریجی بجٹ پورا نہیں کر سکیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ صدر انجمن کے مالی سال کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے (بلکہ آخری سہ ماہی کا ایک ماہ قریب الاختتام ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ ان چندوں کی وصولی کے لئے اپنی کوششوں کو زیادہ بہتر کریں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔ آمین۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

تتمہ فہرست جماعتہائے احمدیہ جنہوں نے تیسری سہ ماہی کے آخر تک لازمی چندوں کا تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے

ا۔ چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ہر دو کی سو فیصدی وصولی

ضلع لائلپور :۔ چک ۲۰۸ گ ب
ضلع مظفر گڑھ :۔ چک ۲۲۶ ٹی ڈی اے
ضلع ملتان :۔ چک ۱۱ ڈی در کھانہ
ضلع ساہیوال :۔ چک ۳۷۳ ای بی
ضلع خیرپور :۔ صوبہ ڈیرہ
ضلع تھرپارکر :۔ ابراہیم آباد

ب۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی اور چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی پچھتر فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ :۔ بستی دریام
ضلع لائل پور :۔ چک ۶۴۸ گ ب کوٹ غلام محمد
ضلع سیالکوٹ :۔ ڈوگری گھمن۔ نارووال گدیاں کوٹ پدا
ضلع گجرات :۔ چک ۲۶ احمد آباد
ضلع جہلم :۔ چکوال
ضلع ساہیوال :۔ چک ۲۲ ای بی
ضلع تھرپارکر :۔ چک ۲۷۰ الف کاچیلو

ج۔ صرف چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی

ضلع سرگودھا :۔ چک ۳۸ ج
ضلع گوجرانوالہ :۔ قلعہ سنگھیاں
ضلع راولپنڈی :۔ کہوٹہ
ضلع مظفر گڑھ :۔ شہر سلطان
ضلع ڈیرہ غازیخان۔ کوٹر گامن
ضلع بہاولنگر :۔ چک ۱۸۴، آر
ضلع نواب شاہ :۔ گوٹھ محمد اسماعیل
ضلع تھرپارکر :۔ ڈگری
مشرقی پاکستان :۔ محمود نگر

د۔ چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ہر دو کی وصولی پچھتر فیصدی سے زیادہ

ضلع لائلپور :۔ چک ۳۳۳ کوٹھی جھنڈا سنگھ والا
ضلع لاہور :۔ ہانڈو گوجر
ضلع شیخوپورہ :۔ چک ۱۸ ب بہوڑو۔ بچیکی خاص
ضلع سیالکوٹ :۔ گھنو کے ججہ
ضلع جہلم :۔ چک جمال۔ برج ورکس
ضلع بہاولپور :۔ اوچ شریف

ہ۔ صرف چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی پچھتر فی صدی سے زیادہ

مرکز ربوہ :۔ محلہ دار البرکات
ضلع جھنگ :۔ کوٹ قاضی
ضلع سرگودھا :۔ بلند ہل کالونی
ضلع لائلپور :۔ چک ۴۰ گ ب

181

احباب متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل احباب جو کہ ایک عرصہ سے نظارت بیت المال کے کھاتہ افراد میں شامل چلے آ رہے ہیں ان کے موجودہ ایڈریس جس پر خط و کتابت ہو سکے۔ درکار ہیں۔ لہذا ہر دوست اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرماویں علاوہ ازیں اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی دوست کے ایڈریس کا علم ہو تو نظارت بیت المال کو مطلع فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

۱۔ چوہدری محمد شریف صاحب چک ۲۳۹/۵۳۳ P.O. فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ
۲۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وٹرنری اسسٹنٹ انچارج شفاخانہ حیوانات رنگ پور ضلع مظفر گڑھ
۳۔ محمد علی صاحب ابن چراغ دین صاحب چک ۲۸۵ P.O. خونی چوک تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ
۴۔ محمد حسین صاحب بمقام گلانوالہ P.O. گڈھ گور ضلع سیالکوٹ
۵۔ سید ارشاد غنی صاحب بمقام مالوہے P.O. خاص ضلع سیالکوٹ
۶۔ محمد الٰہی صاحب ولد غلام حیدر صاحب۔ سکنہ ٹبہ رحمت خان P.O. خان پور تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ
۷۔ نذیر احمد صاحب ولد خوشی محمد صاحب " " " " "
۸۔ منظور احمد صاحب اشرف سپرنٹنڈنٹ محکمہ زراعت شیر گڑھ ضلع ڈیرہ غازیخان
۹۔ مرزا احمد حسن صاحب ٹیچر بمقام نور شاہ تحصیل و ضلع ساہیوال
۱۰۔ قاضی محمد سعید صاحب ولد محمد اسلم صاحب بمقام چبہ سندھواں P.O. خاص۔ ضلع گوجرانوالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ

اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں احباب جماعت کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھیں اور مطالعہ کرتے رہیں۔ اس لئے بھی کہ اس کے پڑھنے سے عقائد میں پختگی پیدا ہوگی۔ اور اسلئے بھی کہ ان میں تربیت و اصلاح کے بہترین مواد موجود ہیں۔

حضرت اقدس علیہ السلام اپنی کتاب "نزول المسیح" ص۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُسنے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تا ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ (نزول المسیح)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ اُن کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ سے نئے علوم کھلتے ہیں" (مکتبۃ اللہ ص۱۰۸)

پس احباب کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضلع لاہور :۔ حلقہ دار الذکر لاہور
ضلع گوجرانوالہ :۔ مہلنکے
ضلع سیالکوٹ :۔ چک قریشیاں بہلولپور
ضلع بہاولپور :۔ چک ۲۳ ڈی این بی
ضلع جیکب آباد :۔ شریف مغلاں
ضلع لاڑکانہ :۔ لاڑکانہ
ضلع تھرپارکر :۔ نورنگر فارم

ز۔ صرف چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پچھتر فی صدی سے زیادہ

ضلع جھنگ :۔ جھنگ صدر۔ سمندر
ضلع سرگودھا :۔ چک ۴۶ ش
ضلع لائلپور :۔ چک ۶۴۴ گ ب
ضلع سیالکوٹ :۔ ہیڈ مرالہ۔ بدوملہ
ضلع گجرات :۔ مونگ۔ ضلع پشاور :۔ پسی۔ ضلع مظفر گڑھ :۔ مظفر گڑھ۔ مشرقی پاکستان :۔ پارتھی پوسٹ ماریا۔ ضلع بہاولپور :۔ بہاولپور۔

زیورات کیلئے ہمیشہ ہماری خدمات حاصل کریں میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر پاک جیولرز گولبازار ربوہ

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو

اپنے

قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۲۶۱۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ایزد بخش صاحب بذریعہ دفتر لجنہ مرکزیہ: انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۶۲۔ محترمہ صادقہ بیگم چوہدری رائے محمد صاحب " " " : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۶۳۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب پاکپتن بذریعہ " : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۶۴۔ محترمہ صفیہ صاحبہ اہلیہ جلیل احمد صاحب رنگ منڈی بذریعہ " " : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۶۵ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ ربوہ بذریعہ " " : انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہانہ اجلاس منعقد کریں

ہر مقامی مجلس کے لئے ضروری ہے کہ ہر ماہ کم از کم ایک بار اجلاس عام منعقد کرے جس میں مقامی مجلس کے سب اراکین شامل ہوں۔

تمام قائدین مقامی سے التماس ہے کہ ماہ فروری کے دوران اپنی مجلس کا کم از کم ایک اجلاس ضرور منعقد کریں۔ اور ماہانہ رپورٹ بھجواتے وقت رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس فوری توجہ فرمائیں

ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے جنوری ۶۸ء کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی قائدین مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ بلا تاخیر جنوری کی رپورٹ مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب ملک خیر دین صاحب درویش قادیان آجکل سخت بیمار ہیں۔ احباب سے اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمد دین کارکن دفتر آبادی ربوہ)

۲۔ میرے بھائی کرامت اللہ نے ایم اے فائینل پولیٹکل سائنس کا شاہد احمد نے ایف ایس سی کا اور بہن فرخندہ نے میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (لیڈی ڈاکٹر) فہمیدہ عظمت ربوہ)

۳۔ خاکسار کے دادا ابا مسمی حکیم سید پیر احمد صاحب بازار پنساریاں شہر سیالکوٹ پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہیں اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہونیوالا ہے تیسرے حکیم صاحب موصوف کے بڑے فرزند مسمی سید مبارک احمد صاحب کی پسلی میں درد

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۷ھ (۱۵/۲/۶۸) تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانیوالی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا:۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دفتر سوم کی کامیابی ایک باقاعدہ مہم چاہتی ہے

تحریک جدید کے دفتر سوئم کا اب تیسرا سال گذر رہا ہے۔ اپریل ۶۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نئے دفتر کا اجراء فرمایا تھا۔ اور اس دفتر کو بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک سے منسوب کرنے کے لئے حضور نے اس کی تاریخ اجراء یکم نومبر ۶۵ء مقرر فرمائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا:۔

"جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعے نوجوانوں نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے"

دفتر سوم میں وعدے بڑے قلیل آرہے ہیں جس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ جماعتوں کی طرف سے اسے کامیاب کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ مہم نہیں چلائی گئی۔ امید ہے امراء و صدران کرام اپنے اپنے حلقہ میں دفتر سوئم کا محاسبہ فرما کر ہر رخنہ کو دور کرنے کی سعی فرمائیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے پھوپھا جان مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب آف سیالکوٹ ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر ۹/۲/۶۸ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بزرگان سلسلہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اہل و عیال کو اعلیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید شمشاد احمد ناصر جامعہ احمدیہ ربوہ جھنگ)

ضروری اطلاع ضرورتمند احباب کی اطلاع کے لئے میں ایک حکیم صاحب کا ایڈریس شائع کروا رہا ہوں جن کے علاج سے میری اہلیہ کی اور میری پچیس برس کی بواسیر کو خدا تعالیٰ نے شفا بخشی۔ انکا علاج بہت سہل بغیر کسی قسم کی تکلیف کے اور بہت ہی مختصر قسم کا ہے۔ ضرورتمند احباب خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی اپنے تجربے سے آگاہ کریں۔ حکیم صاحب کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:۔

حکیم حاکم علی صاحب ماہر امراض بواسیر کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور (دعاگو)

م رہتی ہے۔ احباب کرام دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے مولیٰ کریم حکیم صاحب کے خاندان کو کامل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

(حبیب الرحمان دفتر آبادی۔ ربوہ)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ ۲/- مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

زدِ جامِ عشق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا ترتیب دیا ہوا لاجواب نسخہ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر تحفہ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۵ روپے

سوتی و ریشمی کپڑا خریدنے کے لئے
مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ
میں تشریف لائیں
واجبی قیمت اور دیانت داری
ہمارا نصب العین ہے
پروپرائٹر خواجہ عبدالمومن
قریشی مارکیٹ گولبازار۔ ربوہ

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے مفید ترین
سرمہ بیسیوں جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر
ناخنہ، پانی بہنا، بہمنی، خارش، دغیرہ
امراض چشم کا بہترین علاج
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہٹیلی امراض
کلکرے، موتیا، جالا، پھولا
کے لئے مفید ہے۔ نظر کو طاقت دیتا
اور پانی روکتا ہے۔ فی شیشی ۷۵ پیسے

بہترین مال
بارعایت دام
ستار شیخ
جنرل سٹور
بالمقابل ایوان محمود
کمیٹی بازار، ربوہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی
کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سُرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر و رؤسا امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں
کی گدیدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوان کا
زندگی بخش علاج۔ مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں
اس کا استعمال از حد مفید ہے۔

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے،
ضرورت مند احباب
ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
ہارڈ سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ، لاہور

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

اشاعت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجزن ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کیلئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

انصار امانت تحریک جدید ربوہ

محتاط زمیندار
اکسیر اچھارہ کا سٹاک رکھتے ہیں۔
جناب رانا عبدالحمید خانصاحب آف کنجروڈ ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں:-
"اکسیر اچھارہ بہت دفعہ استعمال کی گئی نہایت زود اثر دوائی ہے مویشی کے اندر جانے کی دیر ہے فوراً اچھارہ اتر جاتا ہے.... ہم ہمیشہ دوائی اپنے پاس رکھتے ہیں"۔ آج کل شفتل برسیم کے اچھارہ کا موسم زوروں پر ہے فوراً اکسیر اچھارہ کا اسٹاک کر لیں۔ فی پیکٹ ایک روپیہ فی درجن ۸ روپے دور درجن یا زائد پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل (شعبہ حیوانات) ربوہ

لائل پور میں
اپنی نوعیت کی واحد دکان
جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ
پردہ کلاتھ سیٹ بستر۔ قرشی
دریاں، کھیس۔ تولئے جانماز
ٹھوک اور پرچون مل سکتے ہیں،
وسیم ٹیلرز ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار۔ لائل پور،

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اعلان نکاح
میرے لڑکے عزیز چوہدری رشید محمود صاحب سکنہ احمد آباد سٹیٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز نعیم اختر صاحبہ بنت چوہدری محمد یٰسین صاحب مرحوم سکنہ داتہ زیرہ کا بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مسیح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ جنوری بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے آمین
چوہدری محمود احمد منیجر احمد آباد سٹیٹ ضلع مظفر گڑھ

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی خدمت میں گزارش ہے کہ بعض احباب براہ راست یا بذریعہ سیکرٹری صاحب مال الفضل کا چندہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجواتے ہیں۔ لیکن پوری تفصیل درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان رقوم کی تعیل نہیں ہو سکتی۔ آئندہ آپ جس طریق سے اخبار کا چندہ بھجوائیں اس کے ساتھ تفصیل ضرور درج کرائیں اگر نیا اخبار جاری کرانا ہو تو لفظ نیا ضرور لکھیں اگر اخبار جاری ہے تو جیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی چندہ بھجوانے کی اطلاع بنجر الفضل کو بھی دیا کریں۔ (بنجر)

تریاق اٹھرا اکسیر اٹھرا کے علاج کے لئے ۱۵/- روپے کورس نور نظر اولاد نرینہ کیلئے ۲۵/- روپے کورس خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبروں کا خلاصہ

۱۶ تا ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء

۱۔ گزشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ ۱۷ فروری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں علی الترتیب مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے رؤیا و کشوف اور الہام و وحی کی لغوی تعریف کے موضوع پر اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے وحی کی اقسام کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جن میں قرآن مجید کی آیات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث، آئمہ سلف کی کتب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ثابت کیا کہ دین کے مکمل ہو جانے کے باعث وحی شریعت بند ہو چکی ہے لیکن اتمام نعمت کے نتیجہ میں وحی مطلق جاری ہے۔ نیز یہ وحی انبیاء کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ دیگر بزرگوں اور اولیاء کو بھی وحی ہو سکتی ہے۔ ہوتی رہی ہے اور اب بھی ہوتی ہے ان دو تقریروں کے بعد مکرم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری نے اپنی تقریر میں اس امر کے ثبوت کے طور پر کہ رؤیا و کشوف نیز الہام اور وحی مطلق کا سلسلہ امت مسلمہ میں شروع سے جاری ہے۔ ائمہ سلف اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی کتابوں میں سے ان کے رؤیا و کشوف اور الہامات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو اپنے ارشادات سے نوازا۔ حضور نے رؤیا و کشوف اور الہام و وحی کے مضمون کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ایک لطیف نکتہ پر اپنے الفاظ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے مثالیں دے دے کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مادی دنیا میں انسان کی حاجتوں اور خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی بے شمار اور غیر محدود نعمتیں پیدا کی ہیں۔ اور نہایت ہی پر حکمت سامان فراہم کئے ہیں۔ تو اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نے رضائے الٰہی کے جذبہ اور اس سلسلہ میں بشارتوں کے حصول کی خواہش کی تکمیل کا بھی ضرور انتظام فرمایا ہے یہ منطقی نتیجہ رؤیائے صادقہ اور کشوف و الہامات کی نعمت کے عطا ہونے اور ہر زمانہ میں اس نعمت کے جاری رہنے پر دال ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے لاکھوں برگزیدہ اور خدا رسیدہ انسانوں کا تجربہ اس پر شاہد ہے۔

۳۔ پنجاب یونیورسٹی اور انجینئرنگ یونیورسٹی اور لاہور کے متعدد کالجوں کے قریباً ساٹھ طلباء کی ایک پارٹی جماعت احمدیہ کا مرکز دیکھنے کی غرض سے ۱۷ فروری کی شام کو لاہور سے ربوہ آئی۔ ربوہ پہنچنے کے بعد یہ طلباء مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں شریک ہو کر علماء سلسلہ کی تقاریر اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات سے مستفیض ہوئے۔ رات طلباء نے تعلیم الاسلام کالج کے فضل عمر ہوسٹل میں قیام کیا۔ ۱۸ فروری کی صبح کو ان سب طلباء نے ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفاتر دیکھنے کے علاوہ قصر خلافت میں حاضر ہو کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ عطا فرمانے کے علاوہ نصف گھنٹہ تک خطاب بھی فرمایا۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام اتنا پیارا مذہب ہے اس کی تعلیم اتنی حسین ہے اور اسلامی اخلاق اتنے دل موہ لینے والے ہیں کہ اگر ہم اپنی زندگیوں کو ان کے سانچے میں ڈھال لیں تو دنیا میں بسنے والے وہ لوگ جو ابھی تک اسلام کے نور سے منور نہیں ہیں ان سے متاثر ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ حضور نے اپنے حالیہ سفر یورپ کے بعض واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا میں نے ان ممالک میں جا کر بڑی شدت سے یہ محسوس کیا ہے کہ وہاں عیسائیت کی تختی صاف ہو چکی ہے یہ وقت ہے کہ ہم اس پر اسلام کا نقش جمائیں اگر ہم نے یہ وقت ضائع کر دیا اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا تو یہ ہماری بہت بڑی غفلت ہوگی۔ یہ وقت دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کر کے دنیا میں اسلام کی اشاعت کریں۔

۴۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید چند یوم کے لئے سندھ کے سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

۱۶ مارچ بروز ہفتہ منعقد ہوگا

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مسجد مبارک ربوہ میں ۱۶ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا:۔ (۱) محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب "نری مین مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں" (تذکرہ ص ۴۲۵ طبع اول)
(۲) محترم مولانا محمد منور صاحب فاضل "تزلزل اور ایوان کسریٰ فتاد" (تذکرہ ص ۵۸۴)
(۳) محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر فاضل "مصالح العرب مسیر العرب" (تذکرہ ص ۵۵۸)
اجلاس میں سامعین کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات سے مستفید ہونے کا بھی موقع ملے گا۔ وباللہ التوفیق۔ (خاکسار ابو العطاء)

مجالس انصار اللہ کے حسابات

جملہ مجالس انصار اللہ کو ان کی مجلس کا بجٹ ۶۷ء اور اسی سال کی وصول کا نقشہ اس غرض سے بھجوایا گیا ہے تاکہ مجالس اپنے حسابات سے اس کا مقابلہ کر لیں۔ اور اگر غلطی ہو تو درستی کروالی جائے۔ دوسری بڑی غرض ان نقشہ جات کو بھجوانے کی یہ ہے کہ بقایا دار مجالس اپنے بقایا جات اراکین سے وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ بقایا بڑھ جانے سے آپ خدانخواستہ اس سال پھر بقایا دار نہ رہ جائیں۔ یہ ضروری امر ہے جس کی طرف زعماء اور زعماء اعلیٰ کی توجہ درکار ہے۔

(خاکسار قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

(۱) راولپنڈی۔ (بذریعہ ڈاک) مکرم محبوب احمد خان صاحب اوورسیر کی اہلیہ صاحبہ جو محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی کی صاحبزادی ہیں گردہ میں پتھری کے باعث بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں عنقریب ان کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے توجہ اور درد سے دعا فرمائیں

۲۔ خاکسار کی بچی امۃ الشافی عمر سات سال راولپنڈی میں داخل ہے۔ بایاں بازو کم استعمال کرتی ہے۔ بائیں ٹانگ سے لنگڑاتی ہے اور بائیں آنکھ بھی متاثر ہے تین ماہ ہو رہے ہیں میرے باقی بچے بھی بیمار ہیں۔ میرے بھائی لفٹنٹ کرنل محمد سعید صاحب بھی سر کی جلن سے بیمار ہیں۔ ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نصیب عارف احمد کمرشل کالج کشمیری بازار۔ راولپنڈی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴